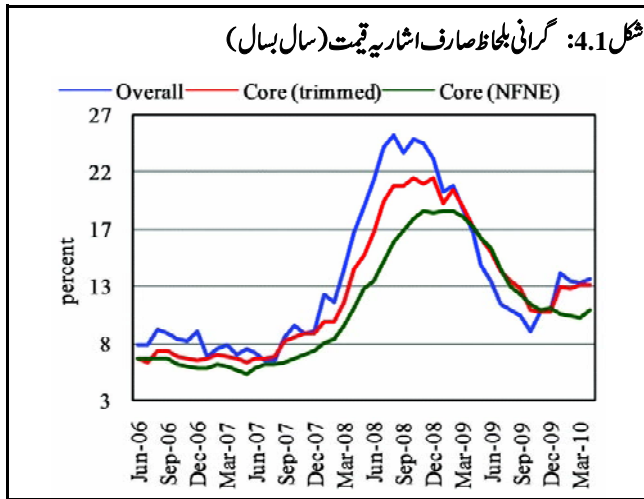


## 4.1 زری پالیسی



گزشتہ بارہ ماہ کے دوران اسٹیٹ بینک کے لیے اہم چیلنج یہ رہا ہے کہ اقتصادی نمو کی بحالی میں مدد دینے کے ساتھ ساتھ گرانی کا دباؤ بھی کم رکھا جائے۔ مئی 09ء کی اوسط گرانی 20.8 فیصد سے زائد تھی جو مئی 10ء کی پہلی ششماہی میں گر کر 10.3 فیصد ہو گئی چنانچہ اسٹیٹ بینک نے رواں مالی سال کے پہلے چھ ماہ کے دوران اپنے پالیسی ریٹ میں 150 بیس پوائنٹس کٹوتی کی۔ تاہم مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں گرانی کا دباؤ عود کر آیا (سہ ماہی کی اوسط گرانی 13.2 فیصد)

جبکہ مالیاتی موقف میں توسیع آئی اور بیرونی وصولیاں کم ہوئیں، اس تمام پیش رفت کے سبب زری پالیسی میں مزید نرمی نہ کی جاسکی اور اسٹیٹ بینک نے زری پالیسی کے مسلسل دواعلانات (جنوری اور مارچ 2010ء) میں پالیسی ریٹ 12.5 فیصد پر برقرار رکھا۔

بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار میں مئی 10ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران، گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے مقابلے میں مستحکم اضافہ ہونے کے باوجود<sup>2</sup> گرانی پر رسد کے ملکی دباؤ کا محدود اثر ہوا جس کا سبب متعدد صنعتوں میں پائی جانے والی اضافی استعداد ہے۔<sup>3</sup> یہ امر غیر غذائی غیر توانائی پیمانے سے ناپی جانے والی قوزی گرانی میں بتدریج کمی سے بھی ظاہر ہے جو مارچ 2010ء تک ایک ہندسی (یعنی 9.9 فیصد) ہو گئی۔<sup>4</sup> تاہم اپریل میں غیر غذائی غیر توانائی گرانی دوبارہ 10.6 فیصد تک آگئی۔ اس رجحان کی واپسی سے گرانی کا دباؤ طاقتور ہونے کا اشارہ ملتا ہے جس کی ایک ممکنہ وجہ غذا اور توانائی کی مستقل بلند گرانی کے دورثانی کے اثرات ہیں (دیکھئے شکل 4.1)۔ اگرچہ کچل کے نرخ بڑھنے سے گرانی میں جزوی اضافہ متوقع تھا، خام تیل، دال، دھات، اور کپاس جیسی اہم اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے نے گرانی کے دباؤ کو دوچند کر دیا۔ اپریل 2010ء میں صارف اشاریہ قیمت سال بسال گرانی اگرچہ گزشتہ سال کے اسی مہینے کی 17.2 فیصد کے مقابلے میں خاصی کم تھی، تاہم یہ متواتر ہونے کے سبب معیشت میں گرانی کی توقعات بڑھا سکتی ہے۔<sup>5</sup>

<sup>1</sup> زراور بینکاری کا تجزیہ اپریل 2010ء تک دستیاب تجزیے پر مبنی ہے۔

<sup>2</sup> مئی 10ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو 9.6 فیصد جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں 12 فیصد کی ہوئی تھی۔

<sup>3</sup> تفصیل کے لیے دیکھئے سیکشن 2.2، بڑے پیمانے کی اشیا سازی۔

<sup>4</sup> غیر غذائی غیر توانائی سال بسال گرانی مارچ 10ء کے اختتام تک گر کر 9.9 فیصد ہو گئی جبکہ مارچ 09ء میں 18.5 فیصد تھی۔

<sup>5</sup> زیادہ اہم بات یہ ہے کہ تراشیدہ اوسط سے ناپی جانے والی قوزی گرانی نے بھی حالیہ مہینوں میں چلک دکھائی ہے۔

جدول 4.1: م 10ء میں خالص ملکی اثاثوں کے کردار کی تفصیل فیصدی درجے				
خالص ملکی اثاثوں کی نمو (فیصد)	جولائی تا اپریل	اپریل سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی
9.8	0.1	7.2	0.4	
7.1	0.8	1.9	1.0	
2.7	-0.7	5.3	-0.6	

بیرونی حسابات پر دباؤ میں مسلسل اضافہ تشویش ناک امر ہے۔ جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں اگرچہ کمی آئی اور وہ 3 ارب ڈالر رہ گیا،<sup>6</sup> جو کہ گذشتہ چار سال کا کم ترین خسارہ ہے، اور گذشتہ مالی سال کی اسی مدت کے خسارے 9 ارب ڈالر سے بے حد کم ہے، تاہم سرمائے اور مالی رقوم کی آمد میں مسلسل کمی نے بیرونی حسابات کے مجموعی توازن پر خاصا دباؤ ڈالا ہے۔ عملاً صورتحال یہ ہے کہ جاری حسابات کے معمولی سے خسارے کی مالکاری بھی دشوار ہوتی جارہی ہے کیونکہ بیرونی رقوم کی، خصوصاً ٹوکیو کانفرنس کے وعدوں کے مطابق، آمد اب تک غیر یقینی ہے۔

بیرونی رقوم بروقت نہ ملنے کا مسئلہ بڑھتے ہوئے مالیاتی اخراجات اور محاصل کی کم وصولی نے مزید پیچیدہ کر دیا جس سے مالیاتی خسارہ بڑھ گیا۔<sup>7</sup> ایک طرف یہ صورتحال ہے، دوسری طرف تاخیری نیم مالیاتی سرگرمیوں، مثلاً گردش قرض کی وجہ سے شعبہ توانائی کی مسلسل قرض گیری، اور متعلقہ اداروں اور محکمہ خوراک کی جانب سے اجناس کی خریداری میں توقع سے کم ادائیگی نے بینکوں کی سیالیت پر دباؤ بڑھا دیا ہے۔ چنانچہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کی مالکاری لاگت خاصی بڑھ جائے گی۔ سرکاری قرض گیری کی لاگت میں تیزی سے اضافے کے نہ صرف مالیاتی کھاتے پر مضمرات پڑیں گے بلکہ کاروباری شعبے کی شرح قرض گاری میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ شواہد سے اندازہ ہوتا ہے کہ بینک کاروباری شعبے کی شرح کو بلند سرکاری شرح کے لیے نشانیہ بناتے ہیں۔ اگر بیرونی رقوم (بالخصوص آئی ایم ایف سے تیسری قسط) کی آمد توقع سے کم رہی تو م 10ء کی تیسری سہ ماہی کے مالیاتی خسارے کی مالکاری کے لیے متوقع طور پر بینکوں پر زیادہ انحصار کیا جائے گا۔<sup>8</sup> خسارے کی سہ ماہی تسلیک کی آئی ایم ایف کے ساتھ متفقہ حد کو حکومت نے مارچ 2010ء کو ختم ہونے والی سہ ماہی میں عبور کر لیا۔ ٹی بلوں کی بھاری عرصیتوں کے لیے مالکاری ضروریات کے علاوہ حکومت نے اسٹیٹ بینک سے قرض گیری بھی کی، تاہم جدولی بینکوں نے ان عرصیتوں کو رول اوور (rollover) کر دیا کیونکہ زیر جائزہ عرصے کے دوران قرضے کا موہی استعمال کم رہا۔

اس کے نتیجے میں جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں میں زیادہ تر آمد حکومت کی مالکاری سے ہوئی (دیکھئے جدول 4.1)۔ چنانچہ، گذشتہ سال کے برعکس جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران زر 2 کی نمو میں زیادہ تر اضافہ خالص ملکی اثاثوں کی وجہ سے ہوا۔

## 4.2 زر مجموعوں میں تبدیلیاں

زر وسیع کے مجموعوں (زر 2) میں نمونہ زوری تا 23 اپریل م 10ء کے دوران 56 ارب روپے کے تیز رفتار سکڑاؤ کے باوجود، زیر جائزہ عرصے

<sup>6</sup> درآمدات میں حالیہ اضافہ لاچنگ سپورٹ کی وصولیوں اور کارکنوں کی زائد ترسیلات نے بڑی حد تک زائل کر دیا۔

<sup>7</sup> م 10ء کی پہلی ششماہی میں 403.3 ارب روپے کا مالیاتی خسارہ م 09ء کی پہلی ششماہی کے مالیاتی خسارے 249.5 ارب روپے سے خاصا بلند تھا، حالانکہ آئی ایم ایف نے رواں مالی سال دوسری سہ ماہی کے مالیاتی خسارے کے ہدف میں نرمی دی تھی۔ تفصیل کے لیے دیکھئے باب 5، مالیاتی صورتحال۔

<sup>8</sup> م 10ء کی تیسری سہ ماہی کا ڈیٹا دستیاب نہ ہو۔ تاہم واقعاتی شواہد بتاتے ہیں کہ بینکوں سے سرکاری قرض گیری خاصی بڑھ چکی ہے۔

جدول 4.2: زرعی مجموعے						
قوم کا بھاؤ ارب روپے میں ہنو فیصد میں						
نمو		قوم کا بھاؤ				
جولائی تا اپریل		جنوری تا اپریل		جولائی تا اپریل		
میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	
8.1	2.4	74.4	11.4	414.0	114.1	روسیع (زرر)
-7.2	-34.0	-41.5	65.0	-37.5	-226.9	خالص بیرونی اثاثے
-3.8	-51.4	-32.4	47.0	-12.2	-246.9	اسٹیٹ بینک
-13.1	10.7	-9.1	18.0	-25.3	20.0	جدولی بینک
9.8	8.5	115.9	-53.6	451.5	341.0	خالص ملکی اثاثے
13.8	20.3	12.8	-56.8	121.6	157.1	اسٹیٹ بینک
8.8	5.7	103.1	3.2	329.9	184.0	جدولی بینک
جن میں سے						
16.0	20.9	203.5	95.7	325.0	315.2	سرکاری قرض گیری
21.5	18.3	230.6	40.0	361.4	250.3	برائے اعانت میزانیہ
14.5	12.0	231.2	-98.4	168.5	124.4	اسٹیٹ بینک
37.3	38.0	-0.6	138.4	192.9	125.9	جدولی بینک
-10.6	52.4	-27.6	55.8	-35.6	66.7	برائے خریداری اجناس
6.8	6.1	0.9	-79.1	217.7	185.3	غیر سرکاری شعبہ
5.0	1.5	19.7	-159.89	144.3	43.4	مئی شیعہ کو قرضہ
27.2	125.0	-20.5	80.7	72.5	142.1	سرکاری اداروں کو قرضہ
15.1	31.5	-88.5	-70.2	-91.1	-159.5	بگرا جزا (خالص)

کے دوران تیزی سے بڑھ کر 8.1 فیصد ہو گئی (دیکھئے جدول 4.2)۔ درحقیقت جولائی تا 23 اپریل مہ 10ء کے دوران زر 2 میں مجموعی نمو 5.5 فیصد ہوئی۔ اپریل 2010ء کے آخری ہفتے میں زر 2 کی نمو میں بڑی مہمیز میزانی قرض گیری کے لیے حکومت کی مالکاری ضروریات میں مسلسل اضافے<sup>9</sup> اور بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں اضافے سے ملی۔<sup>11.10</sup>

یہاں یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ رواں مالی سال کے زیرِ جائزہ عرصے میں حکومت نے بینکوں سے مالکاری گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں زیادہ کی<sup>12</sup> تاہم زرے کی نمو پر اس کا اثر بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی سے جزوی طور پر زائل ہو گیا۔

9 اپریل 2010ء کے آخری ہفتے کے دوران حکومت نے بینکوں سے 75 ارب روپے قرض گیری کی جبکہ جنوری تا 23 اپریل 10ء کے دوران مجموعی قرض گیری 155.6 ارب روپے تھی۔

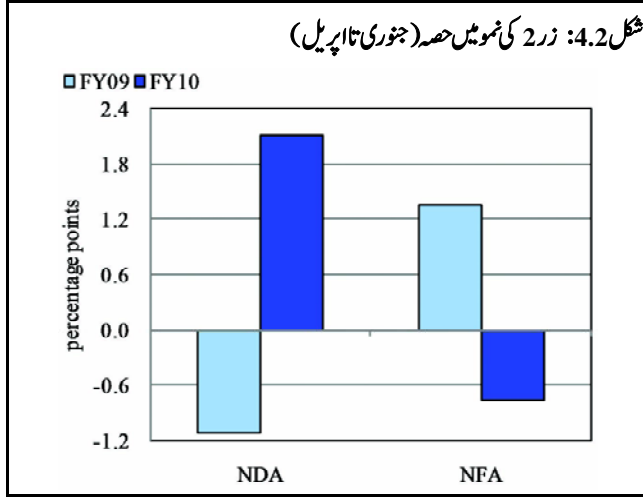
10 نتیجتاً جنوری تا اپریل 10ء کے دوران زر2 میں نمونہ بنیاد پر خالص ملکی اثاثوں کی وجہ سے ہوئی۔ اس کے برعکس گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں زر2 میں صومغائیں بیرونی اثاثوں کی بنام ہوئی تھی (دیکھئے شکل 4.2)۔

11 رواں مالی سال اپریل کے آخری ہفتے کے دوران بینکوں کے خالص بیرونی اثاثے لاجیک سپورٹ فنڈ کے 188 ملین ڈالر ملنے کی وجہ سے تیزی سے بڑھے۔

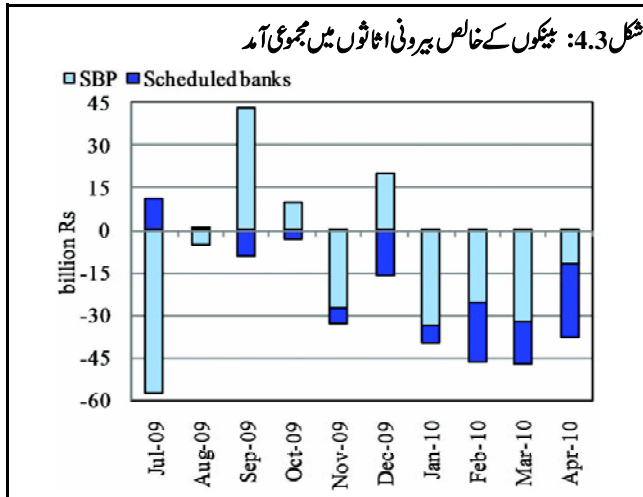
12 اختتام مارچ 2010ء تک حکومت کی اسٹیٹ بینک سے قرض گیری سرکاری حد سے آگے نکل گئی اور اس تاریخ کو اسٹیٹ بینک سے نقد بنیاد پر کارسکاری قرض گیری کا دایب الادا حجم 1193.7 ارب روپے تک چاہیہا جو سرمایہ حد سے 63.7 ارب روپے زائد ہے۔

### خالص بیرونی اثاثے

بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی اکتوبر 2009ء میں شروع ہوئی تھی جو جنوری تا اپریل م س 10ء کے دوران بھی جاری رہی، کیونکہ بیرونی رقوم کی آمد توقع سے کم رہنے کے نتیجے میں بیرونی حسابات پر دباؤ برقرار رہا (دیکھئے شکل 4.3)۔ اگر یہ متوقع بیرونی رقوم حاصل ہو جاتیں تو زیر جائزہ مدت کے دوران بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں خالص اضافہ واقع ہوتا۔



### شکل 4.3: بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں مجموعی آمد



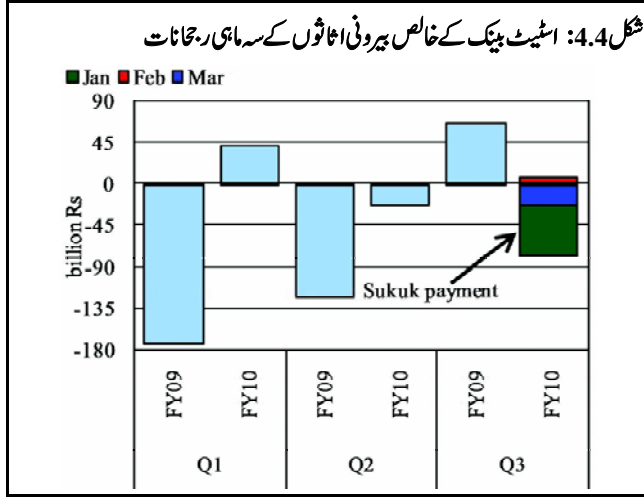
رواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی کی طرح تیسری سہ ماہی میں بھی بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی سرکاری قرضوں کی واپسی کے باعث اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی سے ظاہر ہوئی، خصوصاً جنوری 2010ء میں سکوک بانڈز کی ادائیگی کی وجہ سے (دیکھئے شکل 4.4)۔<sup>13</sup> اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں پر ادائیگی کا یہ دباؤ دو وجوہات سے مزید پیچیدہ ہو گیا (الف) جنوری 2010ء کے بعد بین الہینک منڈی میں زرمبادلہ کے حوالے سے اسٹیٹ

بینک کے اقدامات، اور (ب) مارچ 2010ء میں آئی ایم ایف سے 338 ملین ڈالر کی تیسری قسط کا عدم حصول۔ ان عوامل کے اثرات نے سرکاری گرانٹس کی رقوم اور کولیشن سپورٹ فنڈز کی آمد کو دھندلا دیا۔<sup>14</sup>

جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران جدولی بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں 25.3 ارب روپے کی کمی آئی جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 20 ارب روپے خالص اضافہ ہوا تھا۔ گزشتہ سال تاجروں کی طرف سے بیرونی کرنسی قرضوں کی معقول واپسی جدولی بینکوں کے خالص اثاثے بڑھنے

<sup>13</sup> سکوک بانڈ کے علاوہ دیگر سرکاری ادائیگیوں میں اسلامی ترقیاتی بینک اور عالمی بینک شامل ہیں۔

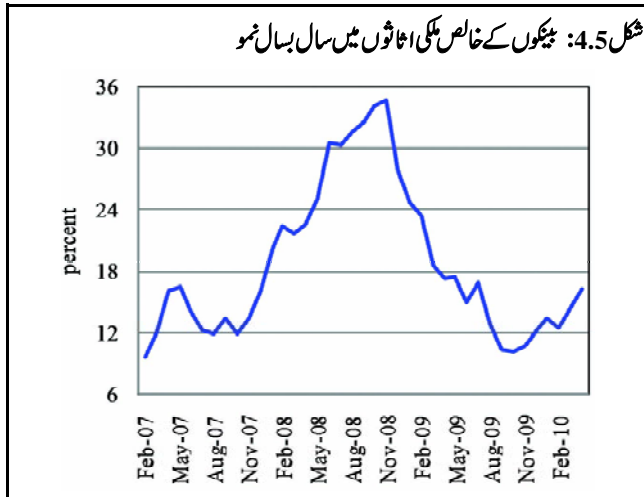
<sup>14</sup> جنوری تا اپریل م س 10ء کے دوران پاکستان کو 184.9 ملین ڈالر سرکاری گرانٹس اور 537.4 ملین ڈالر لا جنٹک سپورٹ کی مد میں موصول ہوئے۔



کی وجہ تھی۔ تاہم رواں مالی سال زیر جائزہ مدت کے دوران مذکورہ واپسی خاصی کم رہی۔ نیز تیل کی درآمد کی بلند ادائیگیوں، غیر ملکی سرمایہ کاری میں کمی، اور خالص بیرونی نجی قرضوں کے تحت کم رقم آنے سے زیر جائزہ مدت میں جدولی بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں پر خاصا دباؤ پڑا۔

### خالص ملکی اثاثے

خالص ملکی اثاثے اکتوبر 2009ء کے اختتام پر 32 ماہ کی کم ترین سال بسال نمو (10.2 فیصد) تک پہنچنے کے بعد اگلے مہینوں میں بڑھنے لگے (دیکھئے شکل 4.5)۔ جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں میں نمو 9.8 فیصد رہی جو کہ گذشتہ سال اسی عرصے کی نمو 8.5 فیصد سے معمولی سی زائد ہے۔ رواں مالی سال زیر جائزہ عرصے میں خالص ملکی اثاثوں کی نمو کو دو چیزوں نے خاص طور پر نمایاں کر دیا: بینکوں سے مستقل طور پر بلند سرکاری قرض گیری، اور اجناسی مالکاری کے تحت توقع سے کم ادائیگی۔



### میزانی معاونت کے لیے سرکاری قرض گیری

جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران بینکوں سے سرکاری قرض گیری میں 361.4 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں اضافہ 250.3 ارب روپے تھا۔ رواں مالی سال کے دوران سرکاری قرض گیری میں اس مجموعی اضافے کا نصف حصہ جنوری تا اپریل کے دوران لیا گیا۔<sup>15</sup> اس عرصے کے دوران میزانی قرض گیری کے لیے بینکوں پر حکومت کے خاصے زیادہ انحصار کے بنیادی اسباب یہ تھے: (الف) مالیاتی اخراجات میں متواتر اضافہ، (ب) بیرونی رقوم کی توقع سے کم آمد، اور (ج) رواں مالی سال تیسری سہ ماہی کے دوران قومی بچت اسکیموں میں گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں کم آمد۔

<sup>15</sup> جنوری تا اپریل 2010ء کے دوران سرکاری قرض گیری میں 203.5 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں اضافہ 95.7 ارب روپے تھا۔

جدول 4.3: م 10ء کے دوران ٹیلیٹیل میٹروں کا تجزیہ				
ارب روپے				
جنوری تا اپریل	دوسری سہ ماہی	مکمل سہ ماہی	جولائی تا اپریل	خالص ہدف
34.0	70.1	144.2	248.3	خالص ہدف
632.7	438.0	596.7	1,667.4	خالص پیشکش
101.1	86.6	188.7	376.4	خالص قبول شدہ
541.0	74.9	180.8	796.7	نیلای کی عرصیتیں

جنوری تا اپریل م 10ء کے دوران زیادہ تر میزانی مالکاری بینکاری نظام میں سے مرکزی بینک نے فراہم کی۔ تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسٹیٹ بینک سے اس اضافی میزانی قرض گیری میں ٹیلیٹیلوں کی عرصیت سے متعلق حکومت کی رقمی ضروریات شامل نہیں ہیں جنہیں کمرشل بینکوں نے رول اوور کر دیا تھا۔ رواں مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں حکومت نے اپنے نیلای کے ہدف (خالص عرصیت) سے زائد قرض گیری کی (دیکھئے جدول 4.3)، اور اختتام مارچ 2010ء کے لیے آئی ایم ایف کے ساتھ طے کردہ خسارے کی تسلیک کی سہ ماہی حد کو عبور کر گئی۔ یہ امر دلچسپ ہے کہ موخر الذکر اقدام مارچ 2010ء میں غیر ٹیکس وصولیوں کی منتقلی کے باوجود کیا گیا۔ اختتام جون 2010ء کے ہدف کو دیکھتے ہوئے پتہ چلتا ہے کہ رواں مالی سال کی آخری سہ ماہی کے لیے اسٹیٹ بینک سے سرکاری قرض گیری کی دستیاب گنجائش کم رہ گئی ہے۔ اس کے علاوہ وعدوں کے مطابق بیرونی رقوم ملنے کے حوالے سے بے یقینی اور غیر بینک ذرائع سے جمع کی گئی رقوم سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگلے مہینوں میں جدولی بینکوں پر بھاری انحصار ہوگا۔

#### اجناسی مالکاری

جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران اجناسی مالکاری کے واجب الادا حجم میں 35.6 ارب روپے کی ہوئی جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں 66.7 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔ زیادہ تر واپسی گندم کی مالکاری ضمن میں جنوری تا اپریل م 10ء کے دوران ہوئی۔ جنوری تا اپریل م 10ء کے دوران گندم کے قرضے کا حجم 16.3 ارب روپے کم ہو کر اپریل 2010ء کے اختتام پر 220.3 ارب روپے رہ گیا جو کہ اپریل 2009ء کے 149.9 ارب روپے سے اب بھی خاصا بلند ہے۔

گندم کے قرضوں کی حکومتی اداروں کی طرف سے توقع سے کم واپسی، اور 2010ء کی فصل کے لیے بینکوں سے اضافی مالکاری سے بینکوں کی سیالیت پر دباؤ پڑے گا۔ ان حالات میں معلوم ہوتا ہے کہ اجناس کی خریداری کے لیے مالکاری کی شرح خاصی بلند ہو جائے گی کیونکہ بینک ان خریداریوں سے وابستہ سیالیت اور عرصیت کے خطرات کو بھی پیش نظر رکھ رہے ہیں۔<sup>16</sup> اس کے علاوہ حکومت کے محدود مالی وسائل کو دیکھتے ہوئے تعین قیمت میں بینکوں کے اختیارات حالیہ مہینوں میں بظاہر بڑھ چکے ہیں۔

#### سرکاری شعبے کے ادارے

جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران سرکاری شعبے کے اداروں کی قرض گیری میں مجموعی نمو 27.2 فیصد ہوئی جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں یہ 125 فیصد تھی۔ رواں مالی سال جنوری تا اپریل تیل کی مصنوعات کے بعض سرکاری اداروں کی طرف سے قرضوں کی ادائیگی، اور سرکاری شعبے کی ایک

<sup>16</sup> مثال کے طور پر بینک، اجناسی خریداری کے قرضوں پر فی الحال کا بورج 2.5 تا 2.75 فیصد کے لگ بھگ وصول کر رہے ہیں جو کہ جون 09ء کی سطح کا بورج 2 فیصد کے مقابلے میں خاصی بلند ہے۔

اسٹیل مل کو قرضے کی کم فراہمی کے باعث رواں مالی سال اب تک سرکاری شعبے کے اداروں کے قرضوں میں خالص اضافہ محدود رہا ہے۔<sup>17</sup>

مذکورہ اسٹیل مل مستحکم طلب کے باوجود درآمدی خام مال کے مراسلہ اعتبار (ایل سی) نہیں کھول پارہی کیونکہ بینک اس ادارے کے بھاری خسارے کی بنا پر اسے اضافی قرضے دینے سے گریزاں ہیں۔

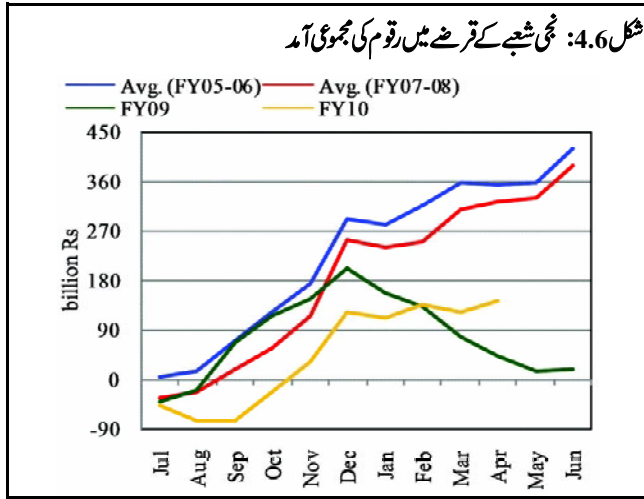
شعبہ توانائی میں گردش قرضے کے دیرینہ مسئلے کے باوجود تیل کی مصنوعات کے بعض سرکاری اداروں نے مارچ 2010ء میں سپلائرز کی جانب سے وصولیوں کے باعث جنوری تا اپریل م س 10ء کے دوران قرضے ادا کیے۔

### 4.3 نجی شعبے کا قرضہ

رواں مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں نجی شعبے کا قرضہ 22.6 ارب روپے بڑھا جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں 127.1 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی تھی (دیکھئے شکل 4.6)۔

اس کمی کی بڑی وجہ زیر جائزہ عرصے کے دوران جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب کا غیر معمولی طور پر کم رہنا ہے (دیکھئے جدول 4.4)۔ یہ کمی وسیع البتہ تھی کیونکہ چند ایک صنعتوں کو چھوڑ کر زیادہ بڑی تعداد نے قرض

ادا کیے (دیکھئے جدول 4.5)۔ مثال کے طور پر شکر کے شعبے میں قرضے کی موسمی طلب رواں مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں 47 ارب روپے تھی جو گزشتہ چار برس کے اوسط اضافے 18.7 ارب روپے سے غیر معمولی بلند ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ شکر کی پیداوار گھٹنے کے باوجود قرضے کی طلب میں یہ اضافہ ہوا۔ دراصل 2010ء میں گنے کی خراب فصل کے



جدول 4.4: نجی شعبے کے قرضوں کی رقوم کا ہماؤ				
ارب روپے				
جنوری تا مارچ		جولائی تا دسمبر		
م س 10ء	م س 09ء	م س 10ء	م س 09ء	
22.6	-127.1	124.6	203.1	نجی شعبے کا قرضہ
23.0	-93.6	124.7	194.1	کاروباری شعبے کا قرضہ
2.8	-109.3	58.6	74.0	جاری سرمایہ
21.6	15.1	46.0	122.0	معیاری سرمایہ کاری
-0.8	0.5	19.6	-1.3	تجارتی مالکاری

<sup>17</sup> م س 09ء کی تیسری سہ ماہی میں سرکاری اداروں کی بلند قرض گیری کی وجہ ایک سرکاری ادارے کی طرف سے گردش قرضے کے دعوے جزوی طور پر طے کرنے کے لیے پی پی ٹی ایف نیز کا اجرا تھا۔

جدول 4.5: جاری سرمائے کے قرضوں کی تفصیل (جنوری تا مارچ)		
ارب روپے		
م 10ء	م 09ء	
2.8	-109.3	جاری سرمائے کے قرضے
-44.2	-131.0	شعبہ ساز کے قرضوں کے علاوہ
-1.6	-0.9	الف۔ زراعت
16.8	-51.7	ب۔ اشیا سازی
43.4	10.7	i۔ غذائی مصنوعات اور مشروبات
-2.1	-4.0	چاول کی پروسیسنگ
0.0	-3.6	خوردنی تیل اور گھی
47.0	21.6	شکر
-16.1	-30.8	ii۔ ٹیکسٹائل
-12.9	-17.6	ریشہ سازی
2.2	-1.4	iii۔ معدنی کوئلہ، صاف شدہ پیٹرولیم مصنوعات
-6.9	-13.1	iv۔ کیمیکلز
-3.7	-6.2	کھاد اور نائٹروجن مرکبات
0.5	-4.4	v۔ غیر دھاتی معدنی مصنوعات
0.0	-2.7	سینٹ
2.0	-26.8	ج۔ بجلی، گیس اور فراہمی آب
2.2	-25.7	بجلی کی پیداوار، ترسیل اور تقسیم
-1.4	-2.0	د۔ تعمیرات
-9.8	-9.5	ه۔ تجارت
2.0	-5.4	و۔ ذرائع نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات
1.6	-5.4	ٹیلی مواصلات
-1.5	-7.5	ز۔ جائیداد، کرایہ داری اور کاروباری سرگرمیاں
-0.3	-7.1	دیگر کاروباری سرگرمیاں

باعث رسد کم ہوئی جس پر گئے کے نرخ بڑھ گئے جس سے اس انوکھی صورتحال کی وضاحت ہوتی ہے۔

اس کے برعکس م 10ء کی تیسری سہ ماہی میں معینہ سرمایہ کاری قرضوں کی طلب بڑھی جو کہ بجلی، ٹیلی مواصلات، اور ٹیکسٹائل جیسے شعبوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔ شعبہ ٹیلی مواصلات میں بعض کارپوریٹ اداروں نے قرض گیری زیادہ تر درآمدی مراسلہ اعتبار کی مالکاری کے لیے کی۔ اس کے علاوہ زیر جائزہ عرصے کے دوران ”طویل مدتی مالکاری سہولت“ (ایل ٹی ایف ایف) کے تحت طویل مدتی قرضوں کی طلب میں اضافہ ہوا جس کا جزوی سبب حکومت اور اسٹیٹ بینک<sup>18</sup> کی اعلان کردہ ترغیبات کے نتیجے میں ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد کا بڑھنا ہے۔

اکثر صنعتیں اب بھی اپنی استعداد سے کم کام کر رہی ہیں اس لیے بنیادی اخراجات کے لیے اضافی مالکاری کی طلب اگلے مہینوں میں بھی محدود رہنے کی امید ہے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ بینک صارفین مالکاری، خصوصاً کار مالکاری، میں پھر سے دلچسپی لے رہے ہیں اور اس کا اندازہ جنوری 2010ء سے ہو رہا ہے۔ اس سے کار ساز صنعت کی عمدہ کارکردگی کے ساتھ ساتھ بینکوں کی سرگرمیوں میں نمایاں اضافے کی عکاسی ہوتی ہے۔ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ بینکوں کی مہمات (مثلاً صارف کے لیے مالکاری طریقہ سہل بنانے کی غرض سے کار ساز ادارے کے ساتھ شراکت اور کم منافع پر مخصوص کار برانڈ کی پیشکش) سے زیر جائزہ عرصے کے دوران قرضے کا استعمال بڑھا ہے۔

<sup>18</sup> ستمبر 2009ء میں ٹیکسٹائل مشینری پر سے درآمدی ڈیوٹی مکمل طور پر ختم کر دی گئی جبکہ پہلے 5 فیصد تھی۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے پرانی مشینری کی نو مالکاری ایل ٹی ایف ایف اسکیم کے تحت 30 جون 2010ء تک بڑھادی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے ایس ایم ای ایف ڈی سرگرمی ریسلٹ نمبر 3، برائے 2010ء۔



#### 4.4 امانتیں جمع کرنا<sup>19</sup>

امانتوں میں اضافے کا ستمبر 2009ء سے شروع ہونے والا رجحان اگلے مہینوں میں بھی برقرار رہا جس کے باعث جولائی تا اپریل 2010ء کے دوران صنعت بینکاری کی امانتوں میں 8.6 فیصد کی عمدہ نمو دیکھنے میں آئی جو کہ گذشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 0.2 فیصد کی کے بالکل برعکس ہے۔<sup>20</sup> مہ 10ء کی دوسری سہ ماہی میں امانتوں کی نمو کو زری پھیلاؤ نے مدد دی تاہم تیسری سہ ماہی میں زری 2 میں سکڑاؤ کے باوجود ہونے والی نمو زیر گردش کرنسی کے ٹیکوں میں جذب ہونے کی عکاسی کرتی ہے۔<sup>21</sup>

جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران امانتوں کی نمو کا بڑھنا بالخصوص نمایاں پیش رفت ہے کیونکہ:

- (1) سرکاری امانتوں میں شاندار اضافہ ہوا، اور  
(2) بڑے نجی بینکوں کی اضافی امانتوں کا عرصیتی خاکہ کم لاگتی رقوم کی جانب منتقل ہوا۔

شعبہ وار تجزیہ بتاتا ہے کہ جولائی تا اپریل 10ء کے دوران اگرچہ تمام شعبوں میں امانتوں میں نمو بھی، تقریباً نصف اضافہ حکومت کی اور سرکاری شعبے کی امانتوں میں معقول اضافے کی بنا پر ہوا (دیکھئے جدول 4.6)۔

جدول 4.6: منتخب شعبوں میں امانتوں کی رقم کی آمد (جولائی تا اپریل)			
ارب روپے			
مستحکم	مستحق	مستحق	مستحق
مستحق	مستحق	مستحق	مستحق
80.3	29.0	36.8	مستحق
59.5	-16.1	22.7	مستحق
59.9	9.9	28.0	مستحق
جن میں سے			
0.2	-2.9	-2.2	مستحق
23.3	-0.5	-3.0	مستحق
5.9	-3.9	-3.4	مستحق
3.9	-2.7	-4.6	مستحق

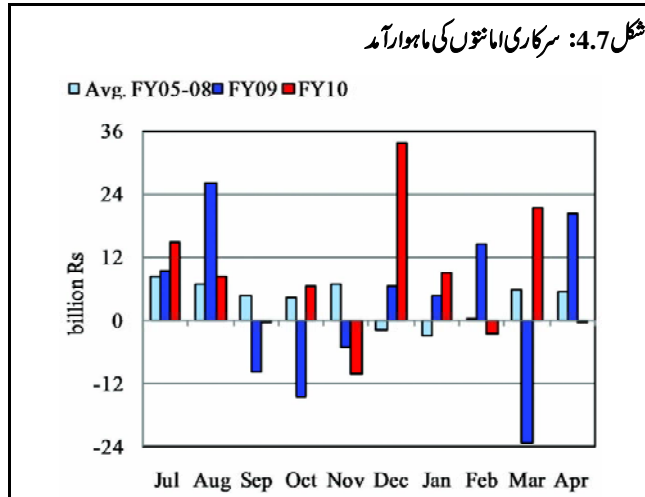
چلتا ہے کہ اگرچہ اب تک س 10 ء کے دوران حکومت کی امانتوں میں اضافہ ہوتا رہا، سوائے چند مہینوں کے جن میں رقوم نکالی گئیں، تاہم زیادہ تر اضافہ ستمبر 09 ء اور مارچ 10 ء میں ہوا (دیکھئے شکل 4.7)۔<sup>22</sup>

19 یہ تجربہ صنعت بینکاری کی مجموعی امانتوں بشمول سرکاری امانتوں پر مبنی ہے۔

20 واضح رہے کہ م س 07-08ء کے جولائی تا اپریل عرصے کی اوسط نمو 7.7 فیصد تھی۔

<sup>21</sup> اختتام پر بل 2010ء تک کرنسی اور امانتوں کی باہمی نسبت 31.3 فیصد تک گر گئی جبکہ نومبر 2009ء میں یہ 34.1 فیصد تھی تاہم اپریل م س 08-09ء کی اوسط 29.8 فیصد سے یہ بلند رہی۔

22۔ ان دو مہینوں میں اضافی سرکاری امتحان گذشتہ برسوں کے ان ہی مہینوں کے اوسط اضافے سے خاصی بلند رہیں، تاہم اپریل 2010ء میں مقتول سرکاری امانتیں موصول ہوئیں جبکہ اپریل 2009ء کے دوران بہت کم رقوم نکلائی گئی تھیں۔



امانتوں کی نمو میں اگرچہ وفاقی اور صوبائی دونوں حکومتوں کے اداروں نے حصہ ڈالا، زیادہ اضافہ وفاقی حکومت کے تین اداروں کی جانب سے ہوا۔<sup>23</sup> حکومتی امانتیں نہ صرف چند اداروں میں مرکوز ہیں بلکہ وہ چند بینکوں میں بھی مرکوز ہیں۔ جولائی تا اپریل م س 10ء کی نصف سے زائد اضافی حکومتی امانتیں تین سرکاری بینکوں میں درج کی گئیں۔<sup>24</sup>

رواں مالی سال حکومتی امانتوں کی مانند سرکاری شعبے کے اداروں میں بھی وافر

امانتیں آئیں جبکہ م س 09ء کے جولائی تا اپریل عرصے میں خالص رقم نکلائی گئی تھیں۔ سرکاری اداروں میں امانتوں کی آمد، زیادہ تر دسمبر 09ء میں شعبہ بجلی کے بعض اداروں کی بنا پر، اور اپریل 10ء میں نمایاں رہی۔<sup>25</sup>

جدول 4.7: امانتوں کی نمونہ مختلف عرصوں کا کردار (جولائی تا اپریل)			
فیصدی درجے			
م س 10ء	م س 09ء	م س 07ء اور م س 08ء کا اوسط	
1.8	4.1	5.3	معینہ امانتیں
4.1	-0.9	1.3	بچت امانتیں
2.7	-3.3	1.1	جاری امانتیں
8.6	-0.2	7.7	مجموعی نمو (فیصد)
بیشمول جاری و دیگر زمرہ جات			

عرصیتی خاکے کے لحاظ سے بینکوں میں اضافی امانتیں گزشتہ برس کے مقابلے میں رواں مالی سال زیر جائزہ عرصے کے دوران مختصر میعاد کی جانب منتقل ہو گئیں۔<sup>26</sup> معینہ زمرے میں رقم کی آمد سست پڑ گئی کیونکہ بینک کی جمع کردہ تقریباً نصف امانتیں بچت کھاتوں کے زمرے میں آتی ہیں (دیکھئے جدول 4.7)۔

جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران مجموعی امانتی نمو میں معینہ امانتوں<sup>27</sup> کا حصہ نسبتاً کم رہا جس سے اس امر کی عکاسی ہوتی ہے کہ پہلی اور تیسری

<sup>23</sup> جولائی تا اپریل م س 2010ء کے دوران مجموعی سرکاری امانتوں میں اضافے کا نصف سے زائد ان اداروں سے آیا۔

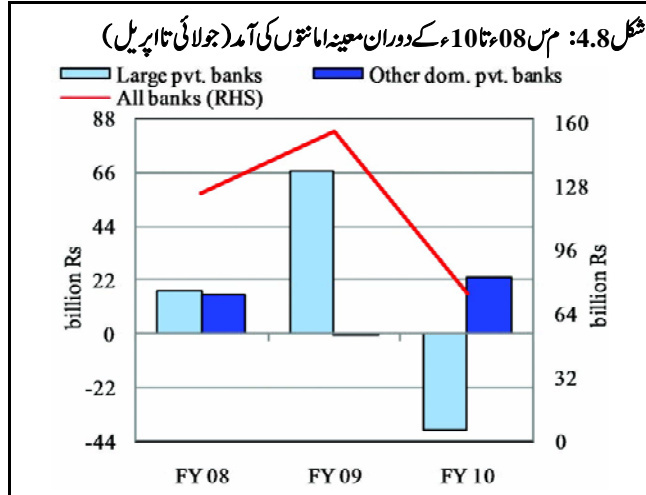
<sup>24</sup> یہ بات قابل ذکر ہے کہ زیر جائزہ عرصے کے دوران سرکاری امانتوں میں مجموعی اضافے کا نصف سے زائد سرکاری شعبے کے ایک بڑے بینک میں ہوا۔

<sup>25</sup> سرکاری شعبے کے اداروں کی امانتوں میں دسمبر 2009ء میں 30.1 ارب روپے اضافہ ہوا جس میں سے ایک تہائی اضافہ ایک ادارے کی طرف سے ہوا۔ اپریل 2010ء میں مزید 36.7 ارب روپے موصول ہوئے جس کا تقریباً نصف ایک ادارے سے آیا۔

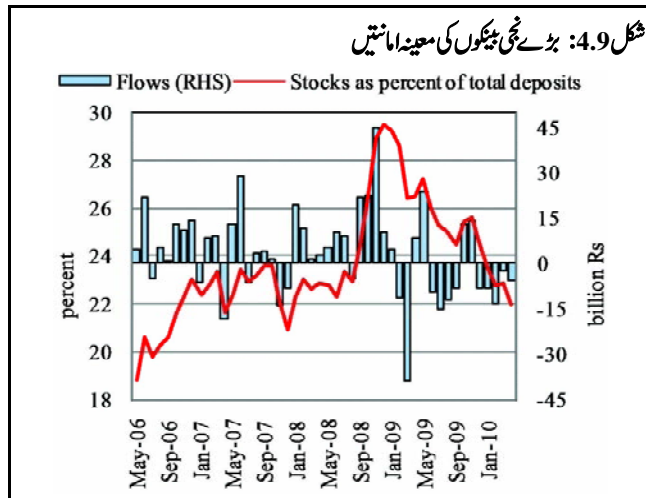
<sup>26</sup> م س 09ء کے دوران بڑے نجی بینکوں نے معینہ امانتوں کی نمو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔

<sup>27</sup> واضح رہے کہ جولائی تا فروری م س 10ء کے دوران امانتوں کی مجموعی نمو میں معینہ امانتوں کا حصہ جولائی تا اپریل عرصے کے مقابلے میں تقریباً نصف ہے جس سے ایک بڑے سرکاری بینک سے حکومت کے بڑی مقدار میں رقم نکالنے، اور مارچ 2010ء میں اسے معینہ امانتوں کے زمرے میں رکھوانے کی عکاسی ہوتی ہے۔

سہ ماہی کے دوران بڑے نجی بینکوں<sup>28</sup> سے معینہ امانتیں خاصی مقدار میں نکلوانی گئیں۔ نکالی گئی رقم دیگر ملکی نجی بینکوں میں اسی زمرے کے تحت ہونے والے اضافے سے بھی زیادہ تھیں (دیکھئے شکل 4.8)۔<sup>29</sup>



یاد رہے کہ ستمبر تا اکتوبر 08ء عرصے میں افواہوں کے نتیجے میں بڑی تعداد میں معینہ امانتیں نکلوانی گئی تھیں، حالیہ عرصے میں بڑے نجی بینکوں سے معینہ امانتیں نکلوائے جانے کو اسی تناظر میں دیکھنا چاہیے۔ گذشتہ سال ان بینکوں سے خاصی بڑی تعداد میں مختصر میعاد والی امانتیں نکلوانی گئی تھیں تاہم انہوں نے اپنی معینہ امانتیں بڑھالیں۔<sup>30</sup> لہذا جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران معینہ امانتوں کی واپسی ان بینکوں کی جانب سے ممکنہ طور پر تبدیل شدہ حکمت عملی کی عکاس ہے تاکہ طویل میعاد والے واجبات سے منسلک سود کا بوجھ کم کیا جائے۔ نتیجتاً رقم کی اس واپسی سے اپریل 2010ء تک ان کی مجموعی امانتی بنیاد میں معینہ امانتوں کا حصہ قبل از بحران کی سطح کے نزدیک آ گیا (دیکھئے شکل 4.9)۔



اس سے قطع نظر جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران بڑے نجی بینکوں کی مجموعی امانتوں میں، مختصر میعاد والی انفرادی اور کارپوریٹ امانتیں جمع کرنے سے 56.5 ارب روپے

<sup>28</sup> جولائی تا اپریل م س 10ء کے دوران بڑے نجی بینکوں سے 39.3 ارب روپے کی معینہ امانتیں نکلوانی گئیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ دوسرے بڑے نجی بینکوں کے برعکس اس گروپ کے ایک بینک کی معینہ امانتوں میں اس مدت کے دوران اضافہ ہوا۔

<sup>29</sup> اس گروپ میں وہ ملکی نجی بینک شامل ہیں جو کسی میں ضم ہوئے نہ وہ اسلامی بینکوں کے زمرے میں آتے ہیں۔

<sup>30</sup> ان بینکوں نے جولائی تا اپریل م س 09ء کے دوران معینہ امانتوں کے زمرے میں 66.6 ارب روپے جمع کیے جو کہ جولائی تا اپریل م س 07ء اور م س 08ء کے اوسط اضافے 23.5 ارب روپے کے مقابلے میں غیر معمولی طور پر بلند ہیں۔

جدول 4.8: زمروں کے لحاظ سے بینک امانتوں میں نمو (جولائی تا اپریل)		
ارب روپے		
م 10ء	م 09ء	
113.1	38.7	سرکاری بینک
56.5	-11.5	بڑے نجی بینک
99.6	-3.3	دیگر ملکی نجی بینک
30.6	6.1	غیر ملکی بینک
41.0	28.9	اسلامی بینک
10.7	15.0	غیر ملکی بینک
351.6	-5.9	تمام بینک *
* ان میں خصوصی بینک بھی شامل ہیں		

اضافہ ہوا، جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں 11.5 ارب روپے کی خالص رقم نکلوائی گئی تھیں (دیکھئے جدول 4.8)۔<sup>31</sup>

دوسری جانب دیگر ملکی نجی بینکوں کی معینہ اور بچت امانتوں میں جولائی تا اپریل م 10ء کے دوران گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ ان بینکوں نے پُرکشش منافع کی ترغیب دینے کے ساتھ ساتھ بچت کے

مختلف النوع طریقے پیش کر کے طویل میعاد والی امانتیں جمع کیں۔ چنانچہ دیگر ملکی نجی بینکوں کی مجموعی امانتی بنیاد میں زیر جائزہ عرصے کے دوران 99.6 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں صرف 3.3 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔

تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ جولائی تا اپریل م 10ء عرصے میں بینکاری صنعت کی تقریباً ایک چوتھائی معینہ اور بچت امانتیں اس گروپ کے دو بینکوں کو حاصل ہوئیں۔ ان میں سے ایک بینک کوزیر جائزہ مدت میں معقول حکومتی امانتیں ملیں جبکہ دوسرے بینک نے نجی کھاتے داروں کی امانتیں جمع کر کے یہ حیثیت حاصل کی۔

<sup>31</sup> زیر جائزہ عرصے کے ساتھ ساتھ گزشتہ برسوں کے اسی عرصے کے دوران بھی اسلامی بینکوں کی امانتوں میں معقول نمو دیکھی گئی۔ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ ان حالات میں جبکہ صنعت بینکاری سیالیت کے دباؤ کا سامنا کر رہی ہے، امانتوں میں اس معقول نمو کے نتیجے میں اسلامی بینک پابند شریعت بین المینک لین دین میں پوری طرح فعال ہیں۔